

اکائی IV

ہندوستان کے ترقیاتی تجربات – پڑوسیوں سے ایک تقابل

آج کی عالم گیر (globalised) دنیا میں ، جہاں جغرافیائی سرحدیں دھیرے دھیرے بے معنی ہوتی جا رہی ہیں ، ترقی پذیر دنیا میں پڑوسی ملکوں کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کے ذریعہ اپنائی جانے والی ترقیاتی حکمت عملیوں کو سمجھیں ، بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر ہی کریں کیوں کہ وہ عالمی بازاروں میں نسبتاً محدود معاشی جگہ کے حصہ دار ہیں۔ اس اکائی میں ہم ہندوستان کے ترقیاتی تجربات کا موازنہ اس کے دو اہم اور کلیدی پڑوسیوں پاکستان اور چین کے ساتھ کریں گے۔



ہندوستان کے ترقیاتی تجربات: ہمسایہ ملکوں کے ساتھ موازنہ

اس باب کے مطالعے کے بعد طلبا:

- ہندوستان اور اسکے پڑوسیوں، چین اور پاکستان کے مختلف معاشی اور انسانی ترقیاتی اشاریوں میں تقابلی رجحانات کو سمجھیں گے؛
- ان حکمت عملیوں کی جانچ کر سکیں گے جو ان ملکوں نے ترقی کی اپنی موجودہ حالت تک پہنچنے لیے اختیار کی ہیں۔

جغرافیہ نے ہمیں پڑوسی بنایا ہے۔ تاریخ نے ہمیں دوست، معاشیات نے ہمیں شریک کار اور ضرورتوں نے ہمیں ایک حلیف بنایا ہے۔ وہ جن کو خدا نے اس طرح باہم ملایا ہے کوئی شخص انہیں ایک دوسرے سے الگ نہ کرے۔
جان۔ ایف۔ کینیڈی

جو مشترکہ ماحول میں مجموعی انسانی ترقی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

10.1 تعارف

اس باب میں ہم ہندوستان اور اس کی سب سے بڑی دو ہمسایہ معیشتوں یعنی پاکستان اور چین کے ذریعہ اختیار کی گئی ترقیاتی حکمت عملیوں کا موازنہ کریں گے۔ بہر حال یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ان کے طبعی خصوصیات سے مزین ہونے کے علاوہ ان کے اور ہندوستان کے سیاسی نظام کے درمیان شاید ہی کوئی بات مشترک ہو۔ ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے جو پچھلے پچاس سالوں سے ایک سیکولر اور انتہائی آزاد خیال آئین کے ساتھ وابستہ ہے جبکہ پاکستان کا سیاسی ڈھانچہ آمرانہ عسکری سیاسی اقتدار پر مبنی ہے یا چین میں جو حاکمانہ معیشت (Command Economy) تھی، اسے ابھی حال ہی میں از سر نو آزادانہ بنانے کی شروعات ہوئی ہے۔

10.2 ترقیاتی راہ—ایک سرسری جائزہ

کیا آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان، پاکستان اور چین کی ترقیاتی حکمت عملیوں میں بہت یکسانیت ہے؟ ان تینوں ملکوں نے اپنی ترقیاتی راہ ایک ساتھ شروع کی۔ ہندوستان اور پاکستان 1947 میں آزاد ہوئے۔ عوامی جمہوریہ چین 1949 میں قائم ہوا تھا۔ اس وقت ایک تقریر میں جواہر لعل نہرو نے کہا تھا۔ ”چین اور ہندوستان میں یہ نیلی اور انقلابی تبدیلیاں اگرچہ متن کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں تاہم یہ ایشیا کے اس نئے طرز، فکر و احساس اور نئی قوت کی علامت ہیں جو ایشیا کے ممالک میں ظاہر ہو رہی ہیں۔“

پچھلی اکائیوں میں ہم نے تفصیل کے ساتھ ہندوستان کے ترقیاتی تجربے کا مطالعہ کیا۔ ہم نے ان پالیسیوں کا بھی مطالعہ کیا جن کا اثر مختلف سیکٹروں میں کئی طرح سے پڑا، پچھلے دو دہوں میں معاشی کا پائلٹ جو پوری دنیا میں مختلف ملکوں میں واقع ہو رہا ہے، کسی حد تک عالم گیریت کے سبب ہے جس کا قلیل مدتی اور ساتھ ہی طویل مدتی نتیجہ ہر ملک مع ہندوستان کے ظاہر ہوگا۔ سرد جنگ کے دور کے بعد ممالک بنیادی طور مختلف ذرائع اپنانے کی کوشش کرتے آرہے ہیں جس سے ان کی اپنی داخلی معیشتیں مضبوط ہو گئی۔ اس مفہوم میں وہ علاقائی اور عالمی گروپنگ کی تشکیل کر رہے جیسے سارک، یورپی یونین، آسیان (Asean)، G8، G20 وغیرہ۔ مزید برآں، مختلف ملکوں کی طرف سے ان کے پڑوسی ملکوں کے ذریعہ اختیار کیے گئے ترقیاتی عمل کاربوں کو پرکھنے اور سمجھنے کی بڑھتی خواہش سے بھی ان کی اپنی طاقت اور کمزوریوں کو جاننے اور اس کے بالمقابل اپنے پڑوسیوں کی طاقت اور کمزوریوں کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ گلوبلائزیشن کے پھیلنے عمل میں اسے ترقی پذیر ملک خاص طور پر ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ نہ صرف ترقی یافتہ ملکوں سے مسابقت کا سامنا کرتے ہیں بلکہ ترقی پذیر دنیا کے ذریعہ استفادہ کی جانے والی نسبتاً محدود وسعت میں ان کے درمیان بھی مسابقت ہے۔ اپنے پڑوس میں دیگر معیشتوں کو سمجھنے کے علاوہ خطے کی کل اہم یکساں معاشی سرگرمیوں کو بھی سمجھا جائے

ہندوستان کی معاشی ترقی

قائم کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ دیہی علاقوں میں کمیونوں (Commune) کی شروعات کی گئی۔ کمیون نظام کے تحت لوگ اجتماعی طور پر زمینوں کی کاشت کرتے ہیں۔ 1958 میں 26,000 کمیون تھے جو کہ تقریباً سبھی زرعی آبادی کا احاطہ کرتے ہیں۔

GLF مہم کے ساتھ متعدد وسائل سامنے آئے۔ شدید خشک سالی کے سبب چین میں زبردست تباہی ہوئی تقریباً 30 ملین لوگ مارے گئے۔ جب روس کا چین کے ساتھ تنازعہ شروع ہوا تب روس نے اپنے ان پیشہ ور ماہرین کو واپس بلالیا جو اس نے صنعتی عمل میں چین کی مدد کے لیے بھیجے تھے۔ 1965 میں ماؤ نے عظیم پروتلری (عوام یا مزدور طبقہ) ثقافتی انقلاب (1966-76) متعارف کیا۔ طلباء اور ماہر پیشہ ور افراد کام کرنے اور سیکھنے کے لیے دیہی علاقوں میں بھیجے گئے۔

چین میں موجودہ تیز صنعتی افزائش کو 1978 میں شروع کی گئی اصلاحات کے پس منظر میں معلوم کیا جاسکتا ہے۔ چین نے مراحل میں اصلاحات شروع کیں۔ ابتدائی مرحلے میں زراعت، غیر ملکی تجارت اور سرمایہ کاری سیکٹروں میں اصلاحات شروع کی گئیں۔ مثال کے طور پر زراعت میں کمیون کے تحت زمینوں چھوٹے قطعوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور انفرادی گھروں کے لیے مختص (استعمال کے لیے ملکیت کے لیے نہیں) کر دیا گیا تھا۔ انھیں عائد ٹیکسوں کو ادا کرنے کے بعد زمین سے ہونے والی پوری آمدنی اپنے پاس رکھنے کی اجازت تھی۔ بعد کے مرحلے میں اصلاحات صنعتی سیکٹر میں شروع کی گئیں۔ پرائیویٹ سیکٹر میں بالعموم اور چھوٹے شہروں اور دیہی انٹرپرائزز یعنی وہ انٹرپرائزز جو بالخصوص مقامی اجتماعی ملکیت میں تھے اور ان کے ذریعہ چلائے جاتے تھے، انھیں اشیاء تیار کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس مرحلے میں وہ انٹرپرائزز جن کی ملکیت حکومت کی تھی

ان تینوں ممالک نے اپنی ترقیاتی حکمت عملیوں کی منصوبہ بندی ایک ہی انداز میں شروع کی تھیں، جبکہ ہندوستان نے اپنے پہلے پنج سالہ منصوبے کا اعلان 1951 تا 1956 کے لیے کیا، پاکستان نے اپنا پہلا پنج سالہ منصوبہ جسے آج وسط مدتی ترقیاتی منصوبہ کہا جاتا ہے 1956 میں شروع کیا۔ چین نے اپنے پہلے پنج سالہ منصوبے کا اعلان 1953 میں کیا۔ 2018 میں پاکستان نے بارہویں پنج سالہ ترقیاتی منصوبے (2018-19) کا آغاز کیا۔ جبکہ چین بھی اپنے چودھویں پنج سالہ منصوبہ 2021-2025 پر کام کر رہا ہے۔ ہندوستان میں حالیہ منصوبہ بندی بارہویں پنج سالہ منصوبے مارچ 2017 تک ہندوستان ڈیولپمنٹ ماڈل پر مبنی پنج سالہ منصوبہ پر عمل کر رہا ہے جو سال 2012-17 پر مبنی ہے۔ ہندوستان اور پاکستان نے ایک جیسی حکمت عملیاں اپنائیں جیسے وسیع پبلک سیکٹر کی تخلیق اور سماجی ترقی پر سرکاری اخراجات میں اضافہ کرنا۔ 1980 کے دہے تک سبھی تین ممالک میں یکساں شرح نمو اور فی کس آمدنیاں تھیں۔ لیکن ایک دوسرے کے مقابل آج وہ کہاں کھڑے ہیں؟ اس سوال کا جواب دینے سے قبل ہمیں چین اور پاکستان میں ترقیاتی پالیسیوں کی تاریخی راہ تلاش کرنی ہوگی۔ کچھلی تین اکائیوں کے مطالعے کے بعد ہم پہلے ہی سے جانتے ہیں کہ ہندوستان نے اپنی آزادی کے بعد کون سی پالیسیاں اپنائی ہیں۔

چین: ایک پارٹی کے زیر حکمرانی عوامی جمہوریہ چین کے قیام کے بعد معیشت کے سبھی اہم سیکٹروں، کاروباری اداروں، زمینوں کو جو افراد کی ملکیت اور زیر نگرانی تھیں، حکومت کے کنٹرول میں لایا گیا۔ آگے کی طرف عظیم حبست (Great Leap Forward) (GLF) مہم 1958 میں شروع ہوئی جس کا مقصد ملک میں بڑے پیمانے پر صنعت کاری کو انجام دینا تھا۔ لوگوں کی اپنے مکان کے عقبی صحن میں صنعتیں



شکل 10.1 واگھاسرحد نہ صرف سیاحت کا مقام ہے بلکہ اس کا استعمال ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تجارت کے لئے بھی کیا جاتا ہے۔

مماثلت نظر آئے گی۔ پاکستان پبلک اور پرائیویٹ سیکٹروں کے بقائے باہم کے ساتھ مخلوط معیشت کی پیروی کرتا ہے۔ 1950 کے دہے کے اواخر اور 1960 کے دہے میں پاکستان نے متنوع منضبط پالیسی کے نظام (درآمد کی متبادل صنعت کاری کے لیے) کی شروعات کی۔ اس پالیسی میں اشیاء صرف کوٹیکسوں سے تحفظ اور مسابقتی درآمدات پر راست درآمد کے کنٹرول کو یکجا کیا گیا۔ سبز انقلاب کی شروعات سے منتخب علاقوں میں مشینوں کے استعمال اور بنیادی سہولیات میں عوامی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا جس کے سبب آخر کار اناج کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ اس سے زراعتی ڈھانچے میں ڈرامائی طور پر تبدیلی واقع ہوئی۔ 1970 کے دہے میں بڑے سامان کی صنعتوں کو قومیا گیا۔ پاکستان نے اس کے بعد 1970 کے دہے کے اواخر اور 1980 کے دہے کے دوران اپنی پالیسی کا رخ تبدیل کر لیا اور اہم شعبوں کو

(جنہیں ریاستی ملکیت کے انٹر پرائزز SOES) کہا جاتا تھا، جسے ہم ہندوستان میں پبلک سیکٹر کہتے ہیں، انہیں مسابقتی بنادیا گیا۔ اصلاحی عمل میں دوہری قیمتوں کا تعین بھی شامل تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ قیمتوں کو دو طرح سے مقرر کیا جائے؛ کسان اور صنعتی اگائیوں کے لیے یہ مطلوبہ تھا کہ وہ حکومت کے ذریعہ مقرر کی گئی قیمتوں کی بنیاد پر درآمديوں اور ماحصل کی مقررہ مقدار خریدیں یا فروخت کریں اور باقی بازار قیمتوں پر خریدیں اور فروخت کریں۔ چند سالوں میں جب پیداوار بڑھی بازار میں اشیاء یا مداخل کے لین دین کا تناسب بھی بڑھا۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے خصوصی معاشی زون قائم کیے گئے۔

پاکستان: مختلف معاشی پالیسیوں میں جو کہ پاکستان نے اپنائی تھیں، ان پر نظر ڈالنے پر آپ کو ہندوستان کے ساتھ کافی

ہندوستان کی معاشی ترقی

نئی ملکیت میں دینے اور نئی سیکٹر کی حوصلہ افزائی کا عمل شروع ہوا۔ اسی مدت کے دوران پاکستان نے مغربی ملکوں سے مالی امداد اور مشرق وسطیٰ جانے والے تارکین وطن کے ذریعہ بھیجی گئی رقمیں حاصل کیں۔ اس سے ملک کو معاشی نمو میں تحریک پیدا کرنے میں مدد ملی۔ تبھی حکومت نے پرائیویٹ سیکٹر کے لیے ترغیبات بھی پیش کیں۔ ان سب سے نئی سرمایہ کاریوں کے لئے ایک سازگار ماحول پیدا ہوا۔ 1998 میں ملک میں اصلاحات شروع کی گئیں۔

چین اور پاکستان کی ترقیاتی حکمت عملیوں کے ایک مختصر خاکے کے بعد آئیے اب ہم ہندوستان، چین اور پاکستان کے کچھ ترقیاتی اظہاریوں کا موازنہ کریں۔

10.3 آبادیاتی اظہاریے

اگر ہم عالمی آبادی پر نظر ڈالیں، تب اس دنیا میں رہنے والے ہر چھ افراد میں ایک ہندوستانی اور دوسرا چینی ہے۔ ہم ہندوستان، چین اور پاکستان کی آبادی کے اشاریوں کا موازنہ کریں گے۔ پاکستان کی آبادی بہت کم ہے اور موٹے طور پر تقریباً چین یا

ہندوستان کی آبادی کا دسواں حصہ ہے۔

اگرچہ چین تینوں میں سب سے بڑا ہے لیکن اس کا گھناپن سب سے کم ہے۔ یہ جغرافیائی طور پر کافی بڑے رقبے کا احاطہ کرتا ہے۔ جدول 10.1 یہ ظاہر کرتا ہے کہ آبادی کی افزائش پاکستان میں سب سے زیادہ ہے، اس کے بعد ہندوستان اور چین آتے ہیں۔ ماہرین بتاتے ہیں کہ 1970 کے دہے میں چین میں ایک بچے کے معیار کو متعارف کیا گیا جو کہ آبادی میں کم اضافے کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اس اقدام سے صنفی تناسب (یعنی 1000 مردوں پر عورتوں کا تناسب) کم ہوا ہے۔ تاہم جدول سے آپ دیکھیں گے کہ جنسی تناسب تینوں ملکوں میں عورتوں کے خلاف کم ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ان سبھی ملکوں میں بیٹے کو ترجیح دینے کا رجحان پایا جاتا ہے موجودہ زمانے میں یہ تینوں ممالک اس صورتحال میں بہتری پیدا کرنے کے مختلف اقدامات اپنا رہے ہیں۔ ایک بچے کا معیار اپنانے اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے آبادی کے اضافے کے رکنے کے دیگر بھی اثرات ہیں۔

مثال کے لئے کچھ دہوں کے لیے چین میں نوجوان لوگوں

جدول 10.1

منتخب آبادیاتی اظہاریے، 2017-18

ملک	آبادی کا تخمینہ (ملین میں)	آبادی کا سالانہ اضافہ	گھناپن (فی مربع کلومیٹر)	صنفی تناسب	بارآوری شرح	شہر کاری
ہندوستان	1352	1.03	455	924	2.2	34
چین	1393	0.46	148	949	1.7	59
پاکستان	212	2.05	275	943	3.6	37

ماخذ: عالمی ترقیاتی اظہاریے 2019، www.worldbank.org

ہندوستان کے ترقیاتی تجربات: ہمسایہ ملکوں کے ساتھ موازنہ



شکل 10.2 ہندوستان، چین اور پاکستان میں زمین کا استعمال اور زراعت۔

(ٹریلین) ڈالر ہے جبکہ ہندوستان کی مجموعی گھریلو پیداوار (GDP)(PPP) 93 کھرب ڈالر اور پاکستان کا موٹے طور پر 0.94 کھرب ڈالر ہے جو ہندوستان کے GDP کا تقریباً 11 فی صد ہے۔ ہندوستان کی GDP چین کی GDP کا تقریباً 41% ہے۔

کے مقابل ضعیفوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ اس سے چین مجبور ہوگا کہ وہ اور کم کامگاروں کے ساتھ سماجی تحفظ کی تدابیر فراہم کرنے کے اقدامات کرے۔

چین میں بارآوری (Fertility) کی شرح بھی کم ہے جبکہ پاکستان میں یہ بہت زیادہ ہے۔ شہر کاری پاکستان اور چین دونوں میں ہی زیادہ ہے جبکہ ہندوستان میں شہری علاقوں میں رہنے والے اس کی آبادی کے 34 فی صد ہیں۔

10.4 مجموعی گھریلو پیداوار اور سیکٹر

چین کے بارے میں دنیا میں گفتگو کا ایک موضوع اس کی مجموعی گھریلو پیداوار میں اضافہ ہے۔ چین کی مجموعی گریلو پیداوار (GDP) (PPP) دوسری سب سے زیادہ یعنی 22.5 کھرب

انہیں حل کریں

◀ کیا ہندوستان آبادی کے استحکام کے لیے کوئی اقدام کرتا ہے؟ اگر ہاں، تو اس سلسلے میں تفصیلات جمع کیجئے اور اس پر کلاس روم میں مباحثہ کیجئے۔ اس کے لیے آپ تازہ ترین معاشی سروے، اور وزارت صحت و خاندانی بہبود کی سالانہ رپورٹوں سے یا ویب سائٹوں سے رجوع کر سکتے ہیں۔ (<http://mohfw.nic.in>)

◀ دانشور ہندوستان، چین اور پاکستان سمیت بہت سے ترقی پذیر ملکوں میں بیٹے کے لیے ترجیح کو ایک عام مظہر پاتے ہیں۔ کیا آپ کو ایسا ہی مظہر اپنے خاندان یا پڑوس میں نظر آتا ہے۔ لوگ لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان کیوں امتیاز برتتے ہیں؟ اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کلاس روم میں اس پر بحث کیجئے۔

جدول 10.2

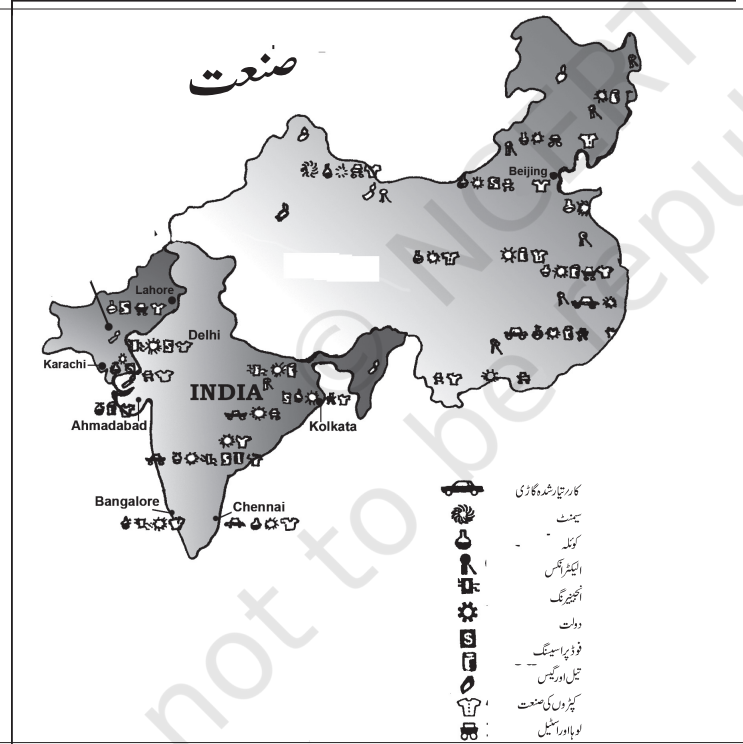
مجموعی گھریلو پیداوار کی سالانہ نمو (%) 1980 تا 2015

ملک	1980-90	2015-2017
ہندوستان	5.7	7.3
چین	10.3	6.2
پاکستان	6.3	5.3

ایشیا اینڈ پیسیفک کے کلیدی اشارے، 2016، ایشین ڈیولپمنٹ بینک، فلپائن؛ ورلڈ ڈیولپمنٹ انڈیکیٹرس، 2018

جبکہ بہت سے ترقی یافتہ ممالک 5 فی صد کی شرح نمو کو برقرار رکھنا بھی مشکل پاتے ہیں وہیں چین تو دو دہوں سے زیادہ عرصے سے تقریباً دو عددی نمو برقرار رکھنے کا اہل تھا جیسا کہ جدول 10.2 سے دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ بھی غور کرنے کی بات ہے کہ 1980 کے دہے میں پاکستان ہندوستان سے آگے تھا؛ چین کا نمود و عددی تھا اور ہندوستان نچلی سطح پر تھا۔ 2015-17 کے دہے میں پاکستان اور چین کے شرح نمو میں حاشیائی کمی پیدا ہوئی جبکہ ہندوستان میں غیر معمولی ترقی دیکھی گئی۔ کچھ دانشور پاکستان میں شروع کیے اصلاحی عمل اور سیاسی عدم استحکام کو اس رجحان کی وجہ گردانتے ہیں۔ ہم بعد کے سیکشن میں اس رجحان کے بارے میں مزید مطالعہ کریں گے کہ ان ممالک میں اس رجحان میں کون سے سیکٹر نے اشتراک کیا ہے۔

پہلے نظر ڈالیں کہ کس طرح لوگ مختلف سیکٹروں میں مجموعی گھریلو پیداوار میں اشتراک کرتے ہیں۔ پچھلے سیکشن میں یہ بتایا گیا تھا کہ چین اور پاکستان میں ہندوستان کی نسبت شہری لوگوں کا تناسب زیادہ ہے، چین میں جغرافیائی خصوصیات اور آب و ہوا کی صورتحال کے سبب کاشتکاری کے لیے موزوں علاقہ نسبتاً کم ہے جو کہ کل زمینی علاقے کا صرف تقریباً 10 فی صد ہے چین میں کل قابل کاشت علاقہ ہندوستان میں قابل کاشت علاقے کا 40 فی صد ہے 1980 کے دہے تک چین میں 80 فی صد سے زیادہ لوگ اکیلے ذریعہ معاش کے طور پر کاشتکاری پر انحصار کرتے تھے۔ تب سے حکومت نے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی



شکل 10.3: ہندوستان، چین اور پاکستان میں صنعت

ہندوستان کے ترقیاتی تجربات: ہمسایہ ملکوں کے ساتھ موازنہ

جدول 10.3

روزگار اور GDP کے حلقہ وار شرکت (فی صد %)، 2015-17

ورک فورس کی تقسیم			GDP کے تئیں اشتراک			حلقہ
پاکستان	چین	ہندوستان	پاکستان	چین	ہندوستان	
42	17.5	42.7	25	10	18	زراعت
3.7	26.5	23.8	21	44	25	صنعت
54.3	56	33.5	54	46	57	خدمات
100	100	100	100	100	100	کل

ماخذ: بیومن ڈیولپمنٹ رپورٹ، 2018

کہ وہ اپنے کھیتوں کے علاوہ دیگر سرگرمیوں جیسے دستکاریاں، کامرس اور ٹرانسپورٹ پر توجہ دیں۔ 2018-15 میں 18 فی صد کی ورک فورس (کار دستہ) کے ساتھ چین میں زراعت کا اشتراک GDP کے لیے 9 فی صد ہے (دیکھئے جدول 10.3)۔

ہندوستان اور پاکستان دونوں میں GDP کے تئیں زراعت کا حصہ علی الترتیب 17 اور 25 فی صد تھا لیکن ورک

فورس کا تناسب جو اس سیکٹر میں کام کرتا ہے ہندوستان میں زیادہ ہے۔ پاکستان میں تقریباً 42 فی صد لوگ زراعت میں کام کرتے ہیں جبکہ ہندوستان میں یہ فی صد 43 ہے۔ پیداوار اور روزگار کا شعبہ جاتی حصہ بھی یہ ظاہر کرتا ہے کہ تین معیشتوں میں ورک فورس صنعت اور خدماتی سیکٹروں کا تناسب کم ہے لیکن پیداوار کے لحاظ سے اس کا اشتراک زیادہ ہے۔ چین میں مصنوعاتی اشتراک کا با ترتیب 43 اور 48 فی صد سب سے زیادہ، جبکہ ہندوستان اور پاکستان میں یہ سروس سیکٹر کی حصہ داری اور دین زیادہ ہے۔ ان دونوں ممالک میں سروس سیکٹر GDP، 50 فی صد سے زیادہ اشتراک کرتا ہے۔

ترقی کے عام عرصے کے دوران میں ممالک پہلے اپنے روزگار اور ماحصل کو زراعت سے مصنوعات اور اس کے بعد خدمات کی طرف منتقل کرتے ہیں۔ یہی چین میں واقع ہو رہا ہے جیسا کہ ہم جدول 10.4 سے دیکھ سکتے ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان میں مصنوعاتی شعبے میں مشغول ورک فورس کا تناسب بہت کم علی الترتیب 24 اور 27 تھا۔ GDP کے تئیں صنعتوں کا تعاون ہندوستان میں 30 فی صد جبکہ پاکستان میں 21 فی صد ہے۔ ہندوستان اور پاکستان میں یہ منتقلی سیدھے طور پر

انہیں حل کریں



◀ کیا آپ کے خیال میں ہندوستان دور پاکستان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مصنوعاتی سیکٹر پر اپنی توجہ مرکوز کریں جیسا کہ چین کر رہا ہے؟ کیوں؟

◀ ماہرین دلیل دیتے ہیں کہ خدماتی سیکٹر کو نمو کے انجن کے طور پر نہیں سمجھا جانا چاہیے جبکہ ہندوستان اور پاکستان نے بالخصوص اس سیکٹر میں پیداوار میں اپنے حصے کو بڑھایا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

جدول 10.4

مختلف حلقوں میں نمونہ پیداوار کے رجحانات، 1980-2015

ملک	1980-90			2011-2015		
	زراعت	صنعت	خدمات	زراعت	صنعت	خدمات
ہندوستان	3.1	7.4	6.9	2.3	5	8.4
چین	5.9	10.8	13.5	4.1	8.1	8.9
پاکستان	4	7.7	6.8	2.7	3.4	4.4

خدماتی سیکٹر کی سمت واقع ہو رہی ہے۔

ہوئے ہیں جبکہ پاکستان کی اپنی خدماتی سیکٹر کی رفتار جلد رہی ہے۔ اس طرح چین کی نمو میں بالخصوص مصنوعاتی سیکٹر کا اشتراک اور ہندوستان کی نمو میں خدماتی سیکٹر کا اشتراک شامل ہے۔ اس مدت کے دوران پاکستان نے ان تینوں سیکٹروں میں سست رفتاری کا مظاہرہ کیا ہے۔

اس طرح ہندوستان اور پاکستان دونوں میں خدماتی سیکٹر ترقی کے لیے اہم کردار نبھانے والے کے طور پر ابھر رہا ہے۔ یہ GDP کے تیس زیادہ اشتراک کر رہا ہے اور ساتھ ہی ایک متوقع آج کے طور پر ابھر رہا ہے۔ اگر ہم 1980 کے دہے ورک فورس کے تناسب پر نظر ڈالیں تب دیکھیں گے کہ ہندوستان اور چین کے مقابلے پاکستان کے ورک فورس زیادہ تیزی سے خدماتی سیکٹر میں منتقل ہو رہی ہے۔ 1980 کے دہے میں ہندوستان، چین اور پاکستان نے خدماتی سیکٹر میں اپنی اپنی ورک فورس کے علی الترتیب 12,17 اور 27 فی صد لوگوں کو روزگار فراہم کیا۔ 2014 میں یہ علی الترتیب 56,34 اور 54 فی صد کی سطح پر پہنچ گیا۔

10.5 انسانی ترقی کے اظہار

آپ نے نئی کلاسوں میں انسانی ترقی کے اظہاریوں کی اہمیت اور متعدد ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں کی صورتحال کے بارے میں پڑھا ہوگا۔ آئیے ہم نظر ڈالیں کہ ہندوستان، چین اور پاکستان کی کارکردگی انسانی ترقی کے کچھ منتخب اظہاریوں میں کیسی رہی۔ جدول 10.5 پر ایک نظر ڈالیے۔

اگر ہم جدول 10.5 میں دیے گئے اشاریوں کا موازنہ کریں پائیں گے کہ چین ہندوستان اور پاکستان سے آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ متعدد اظہاریوں - آمدنی اظہار یہ جیسے فی کس GDP، خط غریبی کے نیچے کی آبادی کے تناسب، یا صحت اظہاریوں جیسے شرح اموات، صفائی ستھرائی، خواندگی، امکان زندگی کے تیس رسائی یا ناقص تغذیہ میں کمی کے معاملے میں چین

پچھلے چار دہوں میں زرعی سیکٹر کی افزائش جو کہ ان تینوں ممالک میں ورک فورس کے بڑے تناسب کو روزگار فراہم کرتا ہے، کم ہوئی ہے۔ صنعتی سیکٹر میں چین نے دو عددی شرح نمو برقرار رکھی ہے جبکہ ہندوستان اور پاکستان کی شرح نمو میں کمی آئی ہے۔ خدماتی سیکٹر کے معاملے میں چین اور ہندوستان 1980 تا 2015 کے دوران اپنی شرح نمو بڑھانے کے اہل

جدول 10.5

انسانی ترقی کے کچھ منتخب اظہاریے، 2017-19

پاکستان	چین	ہندوستان	مدیں
0.557	0.761	0.645	انسانی ترقی اشاریہ (قدر)
154	87	130	درجہ (ایچ ڈی آئی پر منحصر)
67.3	76.9	69.7	پیدائش پر امکانات زندگی (سال)
5.2	8.1	6.5	اسکولنگ کی مختلف سالوں کے مد نظر (فی صد، عمر 15 سال اور زیادہ)
5,005	16,057	6,681	GDP فی کس (PPP امریکی ڈالر)
24.3*	1.7**	21.9*	قومی خط غربتی کے نیچے کے لوگ
57.2	7.4	29.9	بچوں کی شرح اموات (فی 1000 زندہ پیدائش پر)
140	29	133	مادری شرح اموات (فی 1 لاکھ پیدائش پر)
60	75	60	بہتر صفائی ستھرائی کو استعمال کرنے والی (فی صد)
91	96	93	بہتر آبی وسائل کو استعمال کرنے والی آبادی % (فی صد میں)
37.6	8.1	37.9	کم تغذیہ والے بچوں کا فی صد (کم وزن والے 75 سے کم)

ماخذ: انسانی ترقیاتی رپورٹ 2019 اور 2020 اور عالمی ترقیاتی اظہاریے (www.worldbank.org)

ہے کہ تینوں ممالک کی رپورٹ کے مطابق وہاں بہتر آبی وسائل موجود ہیں۔ تینوں ممالک میں سب سے زیادہ غریب ہندوستان میں ہیں۔ خود دریافت کیجئے کہ یہ فرق کس طرح واقع ہوتے ہیں۔

ایسے سوالات پر بات چیت کرنے یا ان پر رائے قائم کرنے میں بہر حال حتمی رائے کے ساتھ اوپر دیئے گئے انسانی ترقیاتی اظہاریوں کے استعمال کرنے پر بھی غور کرنا چاہیے۔ ایسا اس لیے ضروری ہے کیونکہ یہ نہایت اہم اظہاریے ہیں لیکن یہ

اور پاکستان میں ہندوستان کی نسبت خط غربت کے نیچے رہنے والے لوگوں کے تناسب میں کمی پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ تعلیم و صحت میں اس کی کارکردگی اور پانی تک کی رسائی ہندوستان کے مقابلے بہتر ہے۔ لیکن یہ دونوں ممالک مادری شرح اموات سے عورتوں کو بچانے میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔ چین میں ایک لاکھ پیدائشوں پر صرف 29 عورتیں موت کا شکار ہوتی ہیں جبکہ ہندوستان اور پاکستان میں بالترتیب 140 اور 133 سے زیادہ عورتیں جاں بحق ہوتی ہیں۔ حیرت کی بات

کافی نہیں ہیں۔ ان کے علاوہ ہمیں ضرورت ایسے اظہاریوں کی ہے ہم جنہیں آزادی کے اظہار یئے کہہ سکتے ہیں۔ ایسا ایک اظہاریہ ہے۔ دراصل سماجی اور سیاسی فیصلہ سازی میں جمہوری شرکت کی حد کی پیمائش کے طور پر دراصل شامل کر لیا گیا ہے۔ لیکن اسے کوئی زائد وزن نہیں دیا گیا ہے۔ ابھی تک آزادی کے واضح اظہاریوں کو جیسے شہریوں کے حقوق کی آئینی حد یا عدلیہ کی خود مختاری اور قانون کی بالا دستی کے آئینی تحفظ کی حد شامل نہیں کیئے گئے ہیں۔ ان کو اور کچھ دیگر فہرست میں نمایاں طور پر شامل کئے بغیر مقدم اہمیت دیئے انسانی ترقیاتی اشاریہ کو ادھورا کہا جاسکتا ہے اور اس کی افادیت محدود ہوگی۔

کافی نہیں ہیں۔ ان کے علاوہ ہمیں ضرورت ایسے اظہاریوں کی ہے ہم جنہیں آزادی کے اظہار یئے کہہ سکتے ہیں۔ ایسا ایک اظہاریہ ہے۔ دراصل سماجی اور سیاسی فیصلہ سازی میں جمہوری شرکت کی حد کی پیمائش کے طور پر دراصل شامل کر لیا گیا ہے۔ لیکن اسے کوئی زائد وزن نہیں دیا گیا ہے۔ ابھی تک آزادی کے واضح اظہاریوں کو جیسے شہریوں کے حقوق کی آئینی حد یا عدلیہ کی خود مختاری اور قانون کی بالا دستی کے آئینی تحفظ کی حد شامل نہیں کیئے گئے ہیں۔ ان کو اور کچھ دیگر فہرست میں نمایاں طور پر شامل کئے بغیر مقدم اہمیت دیئے انسانی ترقیاتی اشاریہ کو ادھورا کہا جاسکتا ہے اور اس کی افادیت محدود ہوگی۔

10.6 ترقیاتی حکمت عملیاں - ایک جائزہ

چین نے ساختی اصلاحات 1978 میں کیوں شروع کیں؟ چین کی عالمی بینک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) کے حکم پر اصلاحات لانے کے لیے کوئی مجبوری نہیں تھی جیسا کہ ہندوستان اور پاکستان کے ساتھ تھا۔ چین میں اس وقت نئی قیادت ماؤ کی حکمرانی کے تحت شرح نمو کی دھیمی رفتار اور جدید کاری کی کمی کے سبب خوش نہیں تھی۔ انھوں نے محسوس کیا معاشی ترقی کے لیے لامرکزیت، خود کفالت اور غیر ملکی ٹکنالوجی، اشیاء اور پونجی سے متعلق ماؤ کا نظریہ ناکام ہوا ہے (آگے کی طرف عظیم جست) (The Leap Forward) وسیع زمینی اصلاحات، اور دیگر اقدامات کے باوجود 1978 میں فی کس اناج کی پیداوار وہی تھی جو کہ 1950 کے دہے کے وسط میں تھی۔

یہ پایا گیا کہ صحت اور تعلیم کے میدانوں میں بنیادی ڈھانچوں کو قائم کرنے میں زمینی اصلاحات لامرکزیت منصوبہ بندی کی طویل مدتی موجودگی اور چھوٹے کاروباری اداروں کی موجودگی مابعد اصلاحات کی مدت میں سماجی اور آمدنی کے اشاریوں کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوئی۔ اصلاحات کی شروعات سے قبل دیہی علاقوں میں

کسی ملک کی ترقیاتی حکمت عملیوں کو دوسروں کے لیے نمونے کے طور پر اور خود اپنی رہ نمائی اور ترقی کے لیے سمجھنا ایک عام بات ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں اصلاحی عمل کے شروع کیے جانے کے بعد یہ خاص طور پر ظاہر ہے۔ ہمارے پڑوسی ملکوں کی معاشی کارکردگی کو دیکھنے کے سلسلے میں یہ ضروری ہے کہ ان کی کامیابیوں اور ناکامیوں کی بنیادوں کو سمجھا جائے۔ یہ بھی ضروری ہے ان کی حکمت عملیوں کے درمیان فرق اور تضاد کو بھی سمجھا جائے۔ اگرچہ مختلف ممالک اپنے ترقیاتی مراحل مختلف طور پر انجام دیتے ہیں لیکن ہم اصلاحات کی ابتدا کو حوالے کے نکتے کے طور پر لے سکتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں

بنیادی طبی خدمات کی بڑے پیمانے پر توسیع پہلے ہی کر لی گئی تھی۔ کمیون نظام کے ذریعہ اناجوں کی تقسیم زیادہ منصفانہ تھی۔ ماہرین یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہر اصلاحی قدم پہلے چھوٹے پیمانے پر لاگو کیا گیا اور اس کے بعد بڑے پیمانے پر اس کی توسیع کی گئی۔ حکومت میں غیر مرکوزیت کے تحت تجربے کے عمل کے ذریعہ کامیابی یا ناکامی کی معاشی، سماجی اور سیاسی قیمت کا جائزہ لینے میں حکومت اہل ہوئی۔ مثال کے لیے جب زراعت میں اصلاحات عمل میں لائی گئیں، جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، قطعہ آراضی کو کاشتکاری کے لیے افراد کو سونپ دیا گیا تھا اس سے غریب لوگوں کی بڑی تعداد خوشحال ہوئی۔ اس سے آگے چل کر دیہی صنعتوں میں مظہری نمودار مزید اصلاحات کے لیے مضبوط معاون بنیاد تیار کرنے کا سازگار ماحول تیار ہوا۔ دانشور ایسی بہت سی مثالوں کا حوالہ دیتے ہیں کہ اصلاحات کے سبب چین میں کس طرح تیز رفتار فروغ ہوا۔

ماہرین دلیل دیتے ہیں کہ پاکستان میں اصلاحی عمل سے تمام معاشی اشاریوں میں ابتری پیدا ہوئی۔ ہم نے پہلے کے ایک سیشن میں دیکھا کہ 1980 کے دہے کے مقابل GDP کی شرح نمو میں اب تک کوئی اصلاح نہیں ہوئی ہے۔

اگرچہ پاکستان کے لیے بین الاقوامی خط غربت کا ڈیٹا کافی صحت مندر رہا ہے لیکن ماہرین پاکستان کے سرکاری اعداد

وشمار کو استعمال کرتے ہوئے وہاں بڑھتی ہوئی غربت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ 1960 کے دہے میں غریبوں کا تناسب 40 فی صدی تھا جو 1980 کے عشرے میں گھٹ کر 25 فی صدی ہو گیا تھا لیکن 1990 کے عشرے میں پھر بڑھنا شروع ہوا۔ پاکستانی معیشت کی نمو میں گراوٹ اور غربی کے ازسرنو ابھرنے کے لیے ماہرین درج ذیل اسباب دیتے ہیں۔ (i) زراعتی اور غذا کی رسد کی صورتحال تکنیکی تبدیلی کے ادارہ جاتی عمل پر مبنیہ ہو کر اچھی فصل پر تھی۔ جب فصل اچھی ہوتی تب معیشت اچھی حالت میں ہوتی جب نہیں تب معاشی اظہار یہ جھوٹا منہ پر راجحان دکھاتے تھے۔ (ii) آپ کو یاد ہوگا کہ ہندوستان کو IMF اور عالمی بینک سے اپنی ادائیگیوں کے بحران سے نکلنے کے لیے قرض لینا پڑا تھا؛ کسی ملک کے لیے زرمبادلہ ایک اہم جز ہے اور یہ جاننا اہم ہے کہ یہ کس طرح کمایا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی ملک مصنوعاتی اشیاء کی پائیدار برآمد کے ذریعہ اپنے غیر ملکی زرمبادلہ بڑھانے کا اہل ہے تب فکر کی ضرورت نہیں ہے۔ پاکستان میں زیادہ تر زرمبادلہ مشرق وسطیٰ میں پاکستانی ورکرز کے ذریعہ بھیجی گئی رقم اور نہایت ناپائے دار زراعتی اشیاء کی برآمدات سے حاصل ہوتی تھی۔ جہاں ایک طرف غیر ملکی قرضوں پر بھی انحصار بڑھ رہا تھا وہیں دوسروں کو قرض واپس ادا کرنے کی پریشانی بھی بڑھ رہی تھی۔

انہیں حل کریں



اگرچہ ہندوستان نے اقتصادی ترقی کے زمرے میں دیگر ترقی پذیر ملکوں (ایشیائی پڑوسی ملکوں سمیت) کے مقابلے نسبتاً بہتر کارکردگی دکھائی ہے لیکن ہندوستان میں انسانی ترقی کے اشاریے اب بھی دنیا میں کم تر نظر آتے ہیں۔ ہندوستان میں کہاں غلطی ہوئی ہے؟ ہم اپنے انسانی وسائل کی دیکھ بھال کیوں نہیں کر سکے؟ کلاس میں اس پر بحث کیجیے۔

ہندوستان میں یہ ایک عام خیال گردش کر رہا ہے کہ یہاں چین کی اشیاء کے ڈھیر میں اچانک اضافہ ہو گیا ہے جس کا ہندوستان کے مصنوعاتی سیکٹر پر اثر پڑے گا اور یہ بھی کہ ہم اپنے پڑوسی ملکوں کے ساتھ تجارت میں خود کو مشغول نہیں رکھتے۔ درج ذیل جدول پر نظر ڈالیں جس سے ہندوستان سے ہونے والی برآمدات اور پاکستان اور چین سے آنے والی درآمدات کا پتہ چلتا ہے۔ نتائج کی تشریح کیجیے اور کلاس روم میں مذاکرہ کیجیے۔ اخباروں اور ویب سائٹوں اور خبروں کو سننے کے ذریعہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ تجارت کرنے میں اشیاء اور خدمات کا لین دین کی تفصیلات جمع کیجیے۔ بین الاقوامی تجارت سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے آپ ویب سائٹ <http://doft.delhi.nic.in> لاگ کر سکتے ہیں۔

ملک	ہندوستان سے برآمدات (کروڑ روپے میں)			ہندوستان میں درآمدات (کروڑ روپے میں)		
	2004-2005	2015-2016	شرح نمو (فی صد)	2004-2005	2015-2016	شرح نمو (فی صد)
پاکستان	2,341	14,286	46	427	2884	52
چین	25,232	58932	12	31,892	404043	107

دونوں برسوں کے درآمدات کے فی صد میں برآمدات کا شمار کریں اور کلاس روم میں ممکنہ وجوہات پر گفتگو کریں۔

البتہ پچھلے چند برسوں میں پاکستان نے اپنی اقتصادی نمو کو بحال کیا ہے اور اسے برقرار رکھا ہے۔ 18-2017 میں سالانہ منصوبہ 20-2019 میں رپورٹ پیش کی گئی ہے کہ GDP میں 4.7 فی صد کی شرح نمو درج کی گئی جو پچھلے تقریباً سات برسوں کے مقابلے سب سے زیادہ ہے۔ اگرچہ زراعت کے شعبے میں نمو اطمینان بخش سطح سے بہت کم رہی لیکن صنعت اور خدمات کے شعبوں میں بالترتیب 4.9 فی صد اور 6.2 فی صد کی ترقی ہوئی۔ دیگر کئی میکرو اکنامک اشاریوں سے بھی مستحکم اور مثبت رجحان کا اظہار ہوتا ہے۔

10.7 اختتام

ہم اپنے پڑوسیوں کے ترقیاتی تجربات سے کیا سیکھ رہے ہیں؟ ہندوستان، چین اور پاکستان نے مختلف نتائج کے ساتھ پچھلے سات دہوں سے زیادہ عرصے کی ترقی کی راہ طے کی ہے۔ 1970 کے دہے کے آخر تک یہ سبھی کم یکساں طور پر ترقی کی سطح پر تھے۔ پچھلے تین دہوں میں یہ تینوں ملک مختلف سطحوں پر پہنچ گئے ہیں۔ جمہوری اداروں کی موجودگی میں ہندوستان نے معتدل کارکردگی انجام دی ہے لیکن اس کی آبادی کی اکثریت اب بھی زراعت پر منحصر ہے۔ ہندوستان نے بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور سماجی طرز زندگی میں اصلاح کے کئی اقدامات کیے ہیں۔ دانشوروں کی رائے ہے کہ سیاسی عدم

استحکام، زراعتی سیکٹر کی ناپائیدار کارکردگی کے ساتھ ترسیل رقم اور غیر ملکی امداد پر ضرورت سے زیادہ انحصار، پاکستانی معیشت کی سست رفتاری کی وجہ ہے۔ پھر بھی ماضی قریب میں GDP نمو کی اونچی شرح کو قائم رکھنے کے ذریعہ صورتحال میں بہتری کی امید ہے۔ البتہ پچھلے پانچ برسوں کے دوران کئی میکرو اکنامک اشاریوں سے مثبت اور اوسط شرح نمو کا اظہار ہوتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مثبت رجحان ہو رہی ہے۔ چین میں سیاسی آزادی کا فقدان اور انسانی حقوق پر اس کے اثرات ایک بڑا معاملہ ہے۔ تاہم پچھلی چار دہائیوں میں چین سیاسی وعدوں سے محروم ہوئے بغیر، مارکیٹ سسٹم یعنی کھلی منڈی کی معیشت کا استعمال کرتا رہا اور انسداد غریبی کے ساتھ ساتھ شرح نمو کے اضافے میں کامیاب رہا ہے۔ آپ غور کریں گے کہ ہندوستان اور پاکستان کے برعکس جو کہ اپنے پبلک سیکٹر انٹرپرائز کی نجی کاری کی کوشش کر رہے ہیں چین نے اضافی سماجی اور معاشی مواقع کی تخلیق کرنے میں بازار کی میکانیت کا استعمال کیا ہے۔ زمین کی اجتماعی ملکیت کو برقراری اور قابل کاشت زمینوں کی انفرادی کاشت کی منظوری کے ذریعہ چین نے دیہی علاقوں میں سماجی تحفظ کو یقینی بنایا ہے۔ اصلاح سے قبل بھی سماجی بنیادی ڈھانچہ فراہم کرنے میں سرکاری مداخلت سے چین میں انسانی ترقی کے مثبت نتائج رونما ہوئے ہیں۔



خلاصہ

- ◀ عالم گیریت کے عمل کے ظہور کے ساتھ، ترقی پذیر ممالک نے اپنے پڑوسیوں کے ترقیاتی عمل کو سمجھنے میں بڑی دلچسپی دکھائی ہے اور خواہش ظاہر کی ہے کیوں کہ انھیں ترقی یافتہ ملکوں کے ساتھ اور خود آپس میں مسابقت کا سامنا ہے۔
- ◀ ہندوستان، پاکستان اور چین کی ایک جیسی طبعی خصوصیات کے حامل ہیں لیکن سیاسی نظاموں میں کلی طور پر فرق پایا جاتا ہے۔
- ◀ یہ تینوں ممالک ترقی کے پانچ سالہ منصوبوں کے راستے پر گامزن ہیں۔ تاہم ترقیاتی پالیسیوں کو نافذ کرنے کے طریقوں میں باہمی طور پر کافی مختلف ہیں۔
- ◀ 1980 کے دہے کی ابتدا تک ان تینوں ملکوں کے ترقیاتی اشاریے جیسے شرح نمو اور قومی آمدنی کے تین شعبہ جاتی اشتراک ایک جیسے تھے۔
- ◀ چین میں 1978 پاکستان میں 1988 اور ہندوستان میں 1991 میں اصلاحات کی شروعات ہوئی۔
- ◀ چین نے خود اپنی پہل پر ساختی اصلاحات شروع کیں جبکہ بین الاقوامی ایجنسیوں کے دباؤ پر ہندوستان اور پاکستان میں اس کی شروعات ہوئی۔
- ◀ ان ملکوں میں پالیسی اقدامات کے اثرات مختلف تھے۔ مثال کے لیے ایک بچے کے اصول کے سبب چین میں اضافہ آبادی میں رکاوٹ پیدا ہوئی جبکہ ہندوستان اور پاکستان میں آبادی میں ایک بڑی تبدیلی اب بھی واقع ہو رہی ہے۔
- ◀ منصوبہ بند ترقی کے 70 سال کے بعد ان سبھی ممالک میں کامگار قوت کی اکثریت زراعت پر منحصر ہے۔
- ◀ ہندوستان میں یہ انحصاری زیادہ ہے۔
- ◀ گوکہ چین زراعت سے مصنوعات اور اس کے بعد خدمات تک کی تدریجی منتقلی کا کلاسیکی ترقیاتی انداز اپنایا ہے تاہم ہندوستان اور پاکستان میں یہ منتقلی زراعت سے سیدھے خدمات کی طرف ہوئی ہے۔
- ◀ چین کے صنعتی سیکٹر نے اونچی شرح نمو برقرار رکھی ہے جبکہ ہندوستان اور پاکستان دونوں میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی ہے۔ اس کے سبب چین کی فی کس GDP میں ہندوستان اور پاکستان کے مقابلے پر درست اضافہ ہوا۔
- ◀ چین، ہندوستان اور پاکستان سے متعدد انسانی ترقی کے اظہاریوں میں آگے ہے۔ تاہم یہ اصلاحات اصلاحی عمل سے منسوب نہیں ہیں بلکہ انھیں حکمت عملیوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ جو اس نے اصلاحات سے پہلے اپنائی تھیں۔
- ◀ ترقیاتی اظہاریوں کا جائزہ لیتے وقت آزاد اشاریوں Liberty Indicators کو سمجھنا ہوگا۔



1. علاقائی اور معاشی گروپنگ کی کچھ مثالوں کا ذکر کیجئے۔
2. وہ مختلف ذرائع کیا ہیں جس کے ذریعہ ممالک اپنی گھریلو معیشتوں کو مضبوط بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔
3. اپنی متعلقہ ترقیاتی راہوں کے لئے ہندوستان اور پاکستان نے کون سی یکساں ترقیاتی حکمت عملیاں اپنائی ہیں؟
4. چین میں Great Leap Forward (آگے کی طرف عظیم جست) مہم جو کہ 1958 میں شروع ہوئی تھی اس کی وضاحت کیجئے۔
5. چین کی تیز صنعتی نمو کو 1978 میں اس کی اصلاحات میں تلاش کیا جاسکتا ہے کیا آپ اس سے متفق ہیں؟ تشریح کیجئے۔
6. اپنی معاشی ترقی کے لیے پاکستان کے ذریعہ اٹھائے گئے ترقیاتی اقدامات کی راہ کے بارے میں بتائیے۔
7. چین میں ایک بچے کے معیار کا خاص نتیجہ کیا ہے؟
8. چین، پاکستان اور ہندوستان کے نمایاں آبادیاتی اظہار یہ بیان کیجئے۔
9. GVA/GDP کے تین ہندوستان اور چین کا موازنہ کیجئے اور تضاد یا فرق بیان کیجئے اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔
10. انسانی ترقی کے مختلف اظہار یہ بیان کیجئے۔
11. آزاد اشاریہ (Liberty indicator) کی تعریف کیجئے۔ آزاد اشاریوں کی کچھ مثالیں پیش کیجئے۔
12. ان عوامل کا تجزیہ کیجئے جس سے چین میں معاشی ترقی میں تیز نمو پیدا ہوئی۔
13. تین عنوانات کے تحت ہندوستان، چین اور پاکستان کی معیشتوں میں شامل درج ذیل خصوصیات کا گروپ بتائیے۔
 - ایک بچہ پیدا کرنے کا اصول
 - کم بارآوری شرح
 - شہر کاری کی اونچی سطح
 - مخلوط معیشت
 - انتہائی اونچی بارآوری شرح
 - بڑی آبادی
 - آبادی کا زیادہ گھٹنا پن
 - مصنوعاتی سیکٹر کے سبب نمو
 - خدماتی سیکٹر کے سبب نمو

14. پاکستان میں دھیمی نمواور غربی پھرا بھرنے کے اسباب بتائیے۔
 15. ہندوستان، چین اور پاکستان کا موازنہ اور فرق بعض نمایاں انسانی ترقیاتی اشاریوں کے لحاظ سے کیجئے۔
 16. پچھلے دو دہوں میں چین اور ہندوستان میں شرح نمو کے جو رجحانات دیکھے ہیں ان پر تبصرہ کیجئے۔
 17. خالی جگہیں پر کیجئے۔
- (a) کا پہلا پنج سالہ منصوبہ سال 1956 میں شروع ہوا تھا (پاکستان یا چین)
 - (b) میں مادری شرح اموات بہت زیادہ ہے (چین/ پاکستان/ ہندوستان)
 - (c) خط غربی کے نیچے رہنے والے لوگوں کا تناسب میں زیادہ ہے۔ (ہندوستان/ پاکستان)
 - (d) میں 1978 میں اصلاحات شروع کی گئی تھیں (چین یا پاکستان)

مجوزہ اضافی سرگرمیاں



1. ہندوستان اور چین اور ہندوستان اور پاکستان کے درمیان آزاد تجارت کے لئے کلاس میں بحث کا اہتمام کیجئے۔
2. آپ واقف ہیں کہ سستی چینی اشیاء بازار میں دستیاب ہیں مثال کے لئے کھلونے، الیکٹرانک اشیاء، کپڑے، بیڑیاں وغیرہ۔ کیا آپ کے خیال میں اس جیسی ہندوستانی اشیاء کے مقابلے یہ اشیاء کوالٹی اور قیمت کے لحاظ سے مقابلے کے لائق ہیں؟ کیا یہ ہمارے گھریلو پیدا کاروں کے لیے خطرہ پیش کرتی ہیں؟
3. کیا آپ کے خیال میں ہندوستان میں ایک بچے کا اصول شروع کیا جاسکتا ہے جیسا کہ چین نے اپنی آبادی کے اضافے میں کمی لانے کے لئے کیا ہے؟ ان پالیسیوں پر مذاکرات کا اہتمام کیجئے جو ہندوستان آبادی کے اضافے میں کمی لانے کے لئے اپنا رہا ہے۔
4. چین کی معاشی نموبالخصوص مصنوعاتی سیکٹر میں فروغ کا ایک چارٹ تیار کیجئے جو پچھلے دہوں میں متعلقہ ممالک میں ساختی تبدیلیوں کے لحاظ سے آپ کے بیان کی مناسبت ظاہر کرتا ہو۔
5. انسانی ترقی کے اشاریوں میں چین کیوں آگے رہنے کا اہل ہے۔ کلاس روم میں بحث کیجئے۔ حالیہ سال کے لئے انسانی ترقی کی رپورٹ کا استعمال کیجئے۔



کتابیں

ڈریز، جین اور امرتہ سین 1996 "India: Economic Development and Social Opportunity"
آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی

مضامین

رے۔ آلوک۔ 2002 'The Chinese Economic Miracle: Lesson to be learnt'.
Economic and Political Weekly, September 14.
زیدی، الیس۔ اکبر۔ 1999 'Is Poverty now a permanent phenomenon in Pakistan'.
Economic and Political Weekly, اکتوبر 9، صفحہ 2543 تا 2551

حکومتی رپورٹیں

انسانی ترقیاتی رپورٹ 2005: اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، آکسفورڈ۔
پاکستان: انسانی ترقیاتی رپورٹ 2003، اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام، دوسری اشاعت 2004
عالمی ترقیاتی رپورٹ 2003، عالمی بینک، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، نیویارک کے ذریعہ شائع کیا گیا۔
لیبر مارکیٹ اشاریے، شہری اشاعت بین الاقوامی لیبر تنظیم جینوا۔

Economic survey, 2013-14, Ministry of Finance Govt. of India

ویب سائٹیں

www.stats.gov.cn

www.statpak.gov.pk

www.un.org

www.ilo.org

www.planningcommission.nic.in

www.dgft.delhi.nic.in

فرہنگ اصطلاحات

آسیان ASEAN ایسوسی ایشن آف ساؤتھ ایسٹ ایشین نیشنس (ASEAN): جنوب مشرق ایشیا میں واقع ممالک تھائی لینڈ، انڈونیشیا، ملیشیا، سنگاپور، فلپین، برونئی دارالسلام، کمبوڈیا، لاؤس، میانمار اور ویتنام کی سیاسی، معاشی اور ثقافتی تنظیم۔

ادائیگیوں کا توازن (BOP): یہ ایک شماریاتی بیان ہے جو رواں اور اصل کے کھاتے پر سبھی بیرونی لین دین (وصولیاں اور ادائیگیاں) کا خلاصہ پیش کرتا ہے جس میں کوئی ملک ایک مخصوص مدت، مثلاً، ایک سال کی مدت تک ملوث رہتا ہے۔

داخلے کی روکاوٹیں (Barriers to Entry): یہ ان عوامل کی دلالت کرتا ہے جو صنعت میں پہلے سے قائم فرموں کے مقابلے صنعت میں نئے داخل ہونیوالوں کے نقصان کے باعث ہوتے ہیں۔

بہتر تعمیل (Better Compliance): حکومتی ضوابط کی پابندی یا تعمیل کرنا۔ اس کا حوالہ عام طور پر حکومت کو ٹیکسوں اور واجبات کی ادائیگی کے معاملے میں دیا جاتا ہے۔

دوطرفہ تجارتی معاہدے (Bilateral Trade Agreements): دو ملکوں کے درمیان اشیا یا خدمات کے تبادلے سے متعلق معاہدے۔

برنٹ لینڈ کمیشن: 1983 میں اقوام متحدہ کے ذریعہ دنیا کے ماحولیاتی مسائل اور ان کے حل کے لیے بامقصد لائحہ عمل کا مطالعہ کرنے کے لیے قائم کیا گیا کمیشن جس نے اپنی رائے ایک رپورٹ کے ساتھ ظاہر کی۔ (Sustainable development) اصطلاح (قابل برقراری) کے لیے کمیشن کے ذریعہ پیش کی گئی تعریف بہت مقبول ہے اور پوری دنیا میں بڑے پیمانے پر اس کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

بجٹ خسارہ (Budgetary Deficit): وہ صورتحال جب حکومت کی آمدنی اور ٹیکس وصولیائی اس کے اخراجات کو پورا کرنے میں ناکام ہوتی ہے۔

توانائی کارکردگی کا بیورو (Bureau & Energy Efficiency, BEE): یہ ایک حکومتی تنظیم ہے جس کا مقصد خود نگہداری اور بازار کے اصولوں پر زور دینے ساتھ پالیسیوں اور حکمت عملیوں کو فروغ دینا ہے۔ یہ معیشت کے مختلف سیکٹروں میں توانائی کے تحفظ کو فروغ دیتی ہے۔ اور بجلی کی فضول خرچی روکنے کے لیے خلاف اقدامات کرتی ہے۔

برنس پراسس آؤٹ سورسنگ (BPO): کمپنیوں کے ذریعہ دوسری کمپنیوں کو کاروباری عمل کی آؤٹ سورسنگ (وہ سرگرمیاں جو خدمات کی تشکیل کرتی ہیں)۔ یہ اصطلاح انفارمیشن ٹکنالوجی کی خدمات کے میدان میں غیر ملکی کمپنیوں کے ذریعہ ہندوستان کی کمپنیوں کو ایسی سرگرمیوں (مثال کے لیے دیگر کمپنیوں کی طرف سے کالس وصول کرنا اور بھی جنھیں عام طور پر کال سنٹر کہا جاتا ہے) کی آؤٹ سورسنگ کے ساتھ اکثر منسلک کی جاتی ہے۔

کفالتی صلاحیت (Carrying Capacity): ایک مخصوص گنجان آبادی کو غیر معینہ مدت تک برقرار رکھنے کی یہ ایک جائے طبعی کی پیمائش ہے۔ کفالتی صلاحیت کی زیادہ تکنیکی تعریف یہ ہے کہ یہ گنجائی پر منحصر آبادی کا وہ سب سے بڑا حجم ہے جس میں اضافہ آبادی کی شرح صفر ہے۔ لہذا کفالتی صلاحیت کے نیچے آبادی بڑھنے کی طرف مائل ہوگی جبکہ کفالتی صلاحیت کے اوپر یہ گھٹی ہے آبادی کا حجم کفالتی صلاحیت کے اوپر یا تو گھٹی آبادی (جیسے ناکافی جگہ یا غذا کے سبب) یا تولیدی باروری میں کمی (ناکافی غذا یا کرداری تفاعل) یا دونوں کے سبب گھٹتا ہے۔ ماحول کی کفالتی صلاحیت مختلف فطری ماحول میں مختلف انواع کے لیے الگ الگ ہوگی اور متفرق عوامل بمع غذائی دستیابی، ماحولیاتی صورتحال اور جگہ کے سلسلے پائے جانے والے رجحانات کے سبب وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہو سکتی ہے۔

Cascading Effect: جب ٹیکس عائد کرنے سے قیمتوں میں غیر متناسب اضافہ ہوتا ہے یعنی ٹیکس میں اضافے کی نسبت کہیں زیادہ تب اسے Cascading effect کے طور پر جانا جاتا ہے۔

نقد محفوظات نسبت (Cash Reserve Ratio) (CRR): کمرشیل بینکوں کے کل جمع اور محفوظات کا تناسب جو کہ مرکزی بینک (RBI) میں ایک رقم (سیالت) کی شکل میں رکھا جانا ہوتا ہے۔ اسے کمرشیل بینکوں پر RBI کے کنٹرول کی تدبیر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

جزوقتی اجرتی مزدور (Casual Wage Labourer): وہ شخص جو دوسروں کے کھیتوں میں یا غیر کاشتکاری اداروں میں اتفاقی طور پر کام پر لگتا ہے اور بدلے میں یومیہ یا مبعادی کام کے معاہدے کی شرائط کے مطابق اجرتیں حاصل کرتا ہے۔

نوآبادیاتی نظام (Colonialism): فتوحات یا دیگر ذرائع سے نوآبادیاں حاصل کرنے اور انہیں دست نگر بنانے کا عمل، کسی ملک کے ذریعہ اپنی سرحدوں کے باہر سیاسی اور معاشی زندگی کے میدانوں میں طاقت و اقتدار بڑھانے، کنٹرول یا حکمرانی کرنے کے

ہندوستان کی معاشی ترقی

طریقوں میں سے ایک تھا۔ استحصال، نوآبادیاتی نظام کی ایک اہم خصوصیت ہے۔

زراعت کو کاروباری بنانے کا عمل (Commercialisation of Agriculture): یہ اصطلاح کے اپنی کھپت یعنی فیملی کے ذریعہ صرف کیے جانے کی نسبت بازار کے لئے فصلوں کی پیداوار کئے جانے کی دلالت کرتی ہے برطانوی حکمرانی کے دوران زراعت کے کمرشلائزیشن سے ایک مختلف معنی اخذ کئے جاتے تھے۔ بنیادی طور پر یہ فصلوں کا کمرشلائزیشن تھا۔ برطانوی لوگوں نے غذا کی فصلوں کے بجائے نقدی فصلوں کی پیداوار کے لیے کسانوں کو اونچی قیمت دینے کی پیشکش شروع کی۔ انھوں نے برطانیہ کی صنعتوں کے لیے خام مواد کے طور پر ان نقدی فصلوں کا استعمال کیا۔

کمیون (Communes): انہیں عوامی کمیون یا چین میں انہیں ”گانگ شے“ کے طور پر جانا جاتا ہے۔ پہلے 1958 سے 1982-85 تک کے دور میں دیہی علاقوں میں تین اعلیٰ ترین انتظامی سطحیں تھیں جن کی جگہ بعد میں ٹاون شپ (قصبوں) نے لے لی۔ کمیون جو کہ سب سے بڑی اجتماعی اکائیں تھیں، پیداوار بریگیڈوں اور پیداوار ٹیموں میں تقسیم تھیں۔ کمیون حکومتی، سیاسی اور معاشی عمل انجام دیتے تھے۔

مجموعی صرف (Consumption Basket): گھروں میں صرف کی جانے والی اشیاء اور خدمات کا مجموعہ لوگوں کے صرفی انداز کا پتہ لگانے کے سلسلے میں شماریاتی ایجنسیاں ایسی مدوں کی شناخت کرتی ہیں۔ مثال کے لیے NSSO نے صرفی مجموعے میں عددوں کے 19 گروپوں کی شناخت کی ہے ان میں سے کچھ ہیں (i) اناج (ii) دالیں (iii) دودھ اور اس سے بنی اشیاء (iv) کھانے کا تیل (v) سبزیاں (vi) ایندھن اور روشنی (v) کپڑے۔

نادہندگی (باقی داری) (Default): قرض کا اصل اور سود چکا پانے میں ناکامی، مثال کے لیے قرض دہندہ بالفرض بین الاقوامی اداروں کو چکائے جانے والے سرکاری قرض (حکومت کے ذریعہ حاصل کئے گئے قرض) جو مقررہ تاریخ کو نہ ادا کئے جاسکیں، مقرض کے طور پر اعتبار کو نقصان پہنچانے کے باعث بنتے ہیں۔

خسارہ کی مالیات (Deficit Financing): وہ صورتحال جہاں حکومت کے اخراجات اس کی آمدنی سے تجاوز کر جائیں۔

آبادیاتی عبور (Demographic Transition): یہ تصور ہے جو ماہر آبادیات فرینک نوٹسٹین نے 1945 میں معاشی ترقی سے وابستہ حالات زندگی کے رد عمل میں اموات اور پیدائش کی شرحوں میں گراؤ کے مثالی انداز کو بیان کرنے کے لیے فروغ دیا تھا۔ نوٹسٹین نے آبادیاتی عبور کے تین مراحل کی شناخت کی ہے۔ قبل از صنعت، ترقی پذیر اور جدید صنعت یافتہ سوسائٹیاں۔ بعد کے دیگر مرحلے میں مابعد صنعت کو بھی شامل کیا گیا تھا۔

ریزرویشن ہٹانا (Dereservation): کسی فرد یا کاروباری ادارے کے گروپ کو اشیا اور خدمات سے تیار کرنے کی اجازت دینا جواب تک کسی مخصوص فرد یا کاروباری ادارے کے گروپ کے ذریعہ تیار کی جاتی تھیں۔ ہندوستان میں اس سے مراد بڑے پیمانے کی صنعتوں کو ان اشیا اور خدمات تیار کرنے کی اجازت دینا ہے جو پہلے چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں تیار کی جاتی تھیں۔

کم قدری (Devaluation): شرح مبادلہ میں گراوٹ جو دیگر کرنسیوں کے لحاظ سے کرنسی کی قدر کو گھٹاتی ہے۔

سرمایہ کی واپسی یا حصص کی فروخت (Disinvestment): وسائل فراہمی کی غرض سے کسی کمپنی کے اصل کے ذخیرے کے ایک حصے کی دانستہ فروخت اور کمپنی کی اکیوٹی یا انتظامیہ ساخت میں تبدیلی۔

آجر (Employers): وہ خود روزگار جو خود اپنے طور پر یا ایک یا کچھ فریقوں کے ساتھ کام کرتے ہیں اور مزدوروں کی بھرتی کے ذریعہ اپنے کاروباری ادارے کو مجموعی طور پر چلاتے ہیں۔ انٹرپرائز یا کاروباری ادارہ: کوئی کاروبار جو کسی فرد یا افراد کے گروپ کی ملکیت میں ہو اور فروخت کے مقصد سے خواہ پورے طور پر ہو یا جزوی طور پر اشیا اور یا خدمات کو تیار کرنے اور یا تقسیم کرنے کے لیے ان کے ذریعہ چلایا جاتا ہے۔

اکیوٹیز (Equities): کسی کمپنی کے ادا شدہ اصل یا اسٹاک میں حصص یا شیئرجن کے حاملین ووٹ دینے کے حقوق اور نفع میں منافع کے ساتھ کمپنی کے مالک کے طور پر سمجھے جاتے ہیں۔

ادارہ (Establishment): انٹرپرائز جو سال میں عمل کی مدت کے ایک بڑے حصے کے لئے کم سے کم ایک اجرت پر کام کرنے والا اور کرحاصل کرے۔

یورپی یونین: یہ یورپی براعظم میں سیاسی، معاشی اور سماجی تعاون بڑھانے کے لئے قائم کی گئی پچیس آزاد ریاستوں کی یونین ہے یورپی یونین کے ممبر ممالک ہیں: آسٹریلیا، بیلجیم، سائیس، چیک ریپبلک، ڈنمارک، ایسٹونیا، فن لینڈ، فرانس، جرمنی، گریک (یونان) ہنگری، آئر لینڈ، اٹلی، لائیویا، لکسم برگ، نیدرلینڈز، پرتگال، اسپین، سویڈن، یونائیٹڈ کنگڈم، مالتا، پولینڈ، سلوواکیا اور سلووانیا۔

برآمد محصولات (Export Duties): ملک سے باہر بھیجی جانے والی اشیا پر لگائے گئے ٹیکس۔

برآمداتی ترقی (Export Promotion): اونچے معاشی نمو کو حاصل کرنے اور غیر ملکی زرمبادلہ کمانے کے خیال سے اشیا کی برآمد بڑھانے کے لئے حکومت کے ذریعہ اٹھائے جانے والے مجموعہ اقدامات (اس میں مالیاتی اور کمرشیل معاون اقدامات اور وہ اقدامات شامل ہیں) جن کا مقصد تجارتی رکاوٹوں کو دور کرنا ہے۔

برآمدی و درآمدی پالیسی (Export-Import Policy): حکومت کی اس کی برآمدات اور درآمدات سے متعلق معاشی پالیسیاں۔

فیملی لیبر/ورکر (Family Labour/worker): یہ فیملی کے ممبران کے زیر اہتمام کسی کھیت، صنعت، کاروبار یا تجارت میں نقد یا کسی اور شکل میں اجرتیں حاصل کئے بغیر کام انجام دیتا ہے۔

مالیاتی ادارے (Financial Institution): وہ ادارے جو بچتوں کی فراہمی اور تعین میں مشغول ہوئے ہیں۔ ان میں کمرشیل بینک، کوآپریٹو بینک، ترقیاتی بینک، سرمایہ کاری سے متعلق ادارے۔

مالی منظمہ (Financial Arrangement): معاشی سرگرمیوں کو منضبط کرنے کے لیے ٹیکس کاری اور حکومتی اخراجات کا استعمال۔

مالیاتی پالیسی (Financial Policy): کسی ملک میں اپنے اخراجات کو پورا کرنے اور معاشی سرگرمیوں کو منضبط کرنے کے لیے مالیاتی وسائل کی فراہمی میں حکومت کے تمام منصوبہ بند عمل۔

بیرونی راست سرمایہ کاری (Foreign Direct Investment): گھریلو ڈھانچوں میں، ساز و سامان اور تنظیموں میں غیر ملکی سرمایہ کاری اس میں بازار حصص میں غیر ملکی سرمایہ داری شامل نہیں ہے۔ غیر ملکی راست اصل کاری کو کسی ملک کے لیے اس کی کمپنیوں کے اکیوٹی میں اصل کاریوں یا سرمایہ کاریوں کے مقابلے زیادہ کارآمد سمجھا جاتا ہے اس کی وجہ ہے کہ اکیوٹی سرمایہ کاری امکانی طور پر گرم سامایہ (Hot money) میں جس سے مصیبت یا پریشانی شروع ہوتی ہیں ترک کیا جاسکتا ہے جبکہ بیرونی راست اصل کاری پائیدار اور عام طور پر مفید ثابت ہوتی ہے خواہ حالات اچھے چل رہے ہوں خراب ہو رہے ہوں۔

غیر ملکی زرمبادلہ (Foreign Exchange): دوسرے ملک کی کرنسی یا بانڈ۔

زرمبادلہ بازار (Foreign Exchange Market): وہ بازار جس میں مستقبل میں معین تاریخوں پر سپردگی کے لیے، موجودہ وقت کے مقررہ شرح مبادلہ پر کرنسیاں خریدی اور فروخت کی جاتی ہیں۔

غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاری (Foreign Institutional Investment): غیر ملکی سرمایہ کاریاں جو اسٹاکوں بانڈوں یا دیگر مالی اثاثوں کی شکل میں آتی ہیں۔ سرمایہ کاری کی اس شکل میں سرگرم انتظامیہ یا فرموں یا سرمایہ کاروں پر کنٹرول میں شامل ہوتا۔

غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کار (FIIs): غیر ملکی بینک کاری اور غیر بینک کاری ادارے جیسے کمرشیل بینک، اصل بینک، میچویل فنڈ، پنشن فنڈ یا دیگر ایسے سرمایہ کار (گھریلو مالیاتی سرمایہ کاری سے مختلف) جن کی ملک میں اسٹاکوں اور بانڈوں میں اسٹاک بازاروں کے ذریعہ سرمایہ کاری کافی اثر و اہمیت کی حامل ہے۔

رسمی سیکٹر کے ادارے (Formal Sector Establishments): سبھی پبلک سیکٹر ادارے اور وہ سبھی نجی سیکٹر ادارے جہاں 10 یا اس سے زیادہ اجرتی ورکروں کو ملازمت فراہم کی جاتی ہے۔

جی-20: عالمی تجارتی تنظیم میں تجارت اور زراعت سے متعلق امور پر فو کو ز کرنے کے لئے قائم کیا گیا ترقی پذیر ممالک کا گروپ، اس گروپ میں ارجنٹائن، بولیویہ، برازیل، چلی، چین، کیوبا، مصر، گویمالا، ہندوستان، انڈونیشیا، میکسیکو، نائجیریا، پاکستان، پراگوئے، فلپین، جنوری افریقہ، تھائی لینڈ، تنزانیہ، وینزویلا اور زمبابوے شامل ہیں۔

جی-8: آٹھ کے گروپ (G-8) میں کناڈا، فرانس، جرمنی، اٹلی، جاپان، یونائیٹڈ کنگڈم آف گریٹ بریٹن، اورشالی آئر لینڈ اور یو۔ ایس۔ اے۔ اور روسی وفاق شامل ہے۔ G-8 کی نمایاں خصوصیت بین الاقوامی عہدیداروں کے ساتھ سربراہان حکومت کا سالانہ معاشی اور سیاسی سربراہانہ اجلاس ہے۔ حالانکہ بہت سی دوسری ضمنی میٹنگ اور پالیسی ریسرچ کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔ گروپ کی صدارت ہر سال باری باری بدلتی رہتی ہے۔ سال 2006 میں اس کی صدارت روس کے پاس تھی۔ سبھی G8 رہنماؤں کی 2006 کی چوٹی کانفرنس بالآخر سنٹ پیٹرس برگ میں منعقد ہوئی۔

گڈس اینڈ سروسز ٹیکس (GST): یہ سامان اور خدمات کی فراہمی پر لگنے والا واحد بالواسطہ ٹیکس ہے۔ جولائی 2017 میں شروع کیے گئے اس ٹیکس کے ذریعہ ہندوستان میں متعدد نوعیت کے ٹیکسوں جیسے سیل ٹیکس، ایکسائز ٹیکس وغیرہ کو ختم کرتا ہے۔ جی ایس ٹی کے تحت ہر سطح پر سامان اور خدمات کی فراہمی پر ٹیکس ان کے اضافی قیمت (Value Addition) کی بنیاد پر طے کیا گیا ہے۔ تقریباً تمام سامان اور خدمات پر ٹیکس کی شرح کو مختلف زمرے جیسے 0%، 5%، 12%، 8% اور 28% میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ شرح پورے ملک میں یکساں طور پر لاگو ہے۔

سبک دوشی صلہ (صلہ خدمت) (Gratuity): زر کی وہ رقم جو ملازمین کو ان کی پیش کی جانے والی خدمات کے لئے سبکدوشی (Retirement) کے وقت آخر کے ذریعہ دی جاتی ہے۔

مجموعی گھریلو پیداوار (Gross Domestic Product): ایک سال میں ملک کی سرحدوں کے اندر بلحاظ ملکیت پیدا کی جانے والی آخری اشیاء اور خدمات کی کل قدر۔ اس کا استعمال ملک میں معیار زندگی کے بہت سے اظہاریوں میں سے ایک کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس تصور کے ساتھ کچھ حدود بھی ہیں۔

مجموعی اضافی قیمت (Gross Value Added): ملک کی مجموعی گھریلو پیداوار کا کل اور معاشیت میں ٹیکس اور رعایت کا کل۔ (بالواسطہ ٹیکس - رعایت + GDP = GVA)

کنبہ (اہل خانہ) (Household): افراد کا وہ گروپ جو عام طور پر ایک ساتھ رہتا ہے اور ایک مشترکہ کچن سے غذا لیتے ہیں۔ لفظ ”عام طور پر“ کا مطلب یہ ہے کہ اس میں عارضی طور پر آنے والے لوگ نہیں شامل کیے جاتے جب کہ وہ لوگ جو عارضی طور پر دور رہتے ہوں اس میں شامل ہیں۔

درآمد لائسنسنگ (درآمد کے سلسلے میں لائسنس کا اجراء) (Import Licensing): ملک کی اشیاء کی درآمد کے لئے حکومت سے مطلوبہ اجازت نامہ۔

درآمد بدل (Import substitution): معیشت کی ترقی کے لیے ریاست کی پالیسی جس میں اشیاء کی درآمد کا عام طور پر گھریلو پیداوار کے ذریعہ بدلی جاتی ہے۔ (درآمد کنٹرول، ٹیرف اور دیگر بندشوں کے ذریعہ) اس کے پیچھے تصور یہ ہوتا ہے کہ خود کفالت اور گھریلو روزگار کی بنیاد پر گھریلو صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

بچوں کی شرح اموات (Infant Mortality Rate): کسی مخصوص سال میں ایک سال کی عمر تک پہنچنے سے قبل اس سال کے دوران 1,000 زندہ پیدا شدہ بچوں کی اموات کی تعداد۔

افراط زر (Inflation): عام اشیاء پر قیمت میں برقرار اضافہ۔

غیر رسمی سیکٹر انٹرپرائزز (Informal Sector Enterprises): وہ نجی سیکٹر کاروباری ادارے جو باقاعدہ بنیاد پر 10 ورکرس سے کم ملازمت پر رکھتے ہوں۔

گھریلو معیشت کی تکمیل (Integration of Domestic Economy): وہ صورتحال جہاں حکومت کی پالیسیاں دیگر ملکوں کے ساتھ آزاد تجارت اور سرمایہ کاری میں آسانی پیدا کرتی ہیں تاکہ دیگر معیشتوں کے ساتھ مل کر گھریلو معیشت کو موثر طور پر اور باہمی طور پر ایک دوسرے سے وابستہ ہو کر کام کیا جاسکے۔

غیر مرئی (Invisibles): ادائیگیوں کے توازن کے رواں کھاتے میں داخل ہونے والی مختلف مددیں جن میں بعض ظاہری یا مرئی اشیاء نہیں ہیں۔ غیر مرئی اشیاء میں بالخصوص خدمات، جیسے سیاحت (tourism)، نقل و حمل خواہ وہ جہاز کے ذریعہ ہو یا ہوائی جہازوں کے ذریعہ، مالیاتی خدمات جیسے بیمہ اور بینک کاری شامل ہیں۔ اس میں بیرون ملک بھیجے جانے والے یا بیرون ملک سے حاصل ہونے والے عملیات اور فنڈوں کی نجی منتقلی، حکومتی عطیات اور سود، منافع اور ڈیویڈنڈس بھی شامل ہیں۔

لیبر قوانین (Labour Laws): وہ اصول اور قواعد و ضوابط جو حکومت کے ذریعہ ورکرس کے مفاد کے تحفظ میں وضع کئے گئے ہوں۔

زمین/مالگزارى بندوبست (Land/ Revenue Settlement): انگریزوں کے ذریعہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں علاقائی حقوق حاصل کرنے کے ساتھ، یہ علاقے کی انتظامیہ زمین کے سروے کی بنیاد بنائے گئے تھے۔ زمین کے ہر قطعے سے جمع کی جانے والی مالگزارىوں کے پیش نظر میں خواہ اس کی ملکیت رعیت (یعنی کاشتکار) یا محل (مالگزارى گاؤں) یا زمیندار (زمین کی ملکیت والا) کے پاس ہو، حکومت کے مفادات میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ ان میں ہر ایک کے معاملے میں فیصلے کا مطلب تھا زمیندار کے زمین پر مالکانہ حقوق چاہے وہ زمین کی ملکیت کے سلسلے میں ہو یا کاشتکاری کے حقوق کے سلسلے میں ہوں۔ اس نظام کو زمینی/مالگزارى بندوبست کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ہندوستان مختلف زمینی بندوبست وضع کئے گئے تھے یہ ہیں۔ (i) مستقل بندوبست کا نظام، جسے زمینداری نظام کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔ (ii) رعیت داری نظام (مالگزارى بندوبست کا نظام جو حکومت کے ذریعہ انفرادی مزارعوں کے ساتھ کیا گیا (iii) محل داری نظام (مالگزارى بندوبست کا نظام جو حکومت کے ذریعہ محل کے ساتھ کیا گیا۔

پیدائشی پرامکان زندگی (سال) (Life Expectancy at Birth) (years): سالوں کی وہ تعداد جس میں نوزائندہ بچہ زندہ رہ سکے گا بشرطیکہ پیدائش کے وقت عمر سے متعلق شرح اموات کے رائج انداز بچے کی پوری زندگی قائم رہیں۔

مادری شرح اموات (Maternal Mortality Rate): یہ کسی مخصوص سال میں، زندہ پیدائشوں یا زندہ پیدائشوں کے مجموعے کے ذریعے بچوں کے جنم دینے کے باعث ہونے والی مادری اموات کی تعداد جنینی اموات کے درمیان ایک رشتہ ہے۔

مرچنٹ بینکرز (Merchant bankers): بینک یا مالیاتی ادارے۔ انھیں سرمایہ کاری بینکرز کے طور پر جانا جاتا ہے۔ جو کمپنیوں کو مشاورت دینے اور اجرائی اور اسٹاکوں اور بانڈوں کے فروخت کی خریداری کے ذریعہ اکیوٹی اور قرض کی ضرورتوں کے انتظام (اکثر اسے پورٹ فولیوں مینجمنٹ کے طور پر جانا جاتا ہے) میں مہارت رکھتے ہیں۔

مریضانہ کیفیت (Morbidity): یہ بیمار ہونے کے رجحانات کا اظہار ہے۔ یہ عارضی طور پر آپ کو معذور بنا دینے کے ذریعہ اس سے آپ کے کام پر اثر پڑتا ہے۔ طویل عرصے تک مریضانہ کیفیت موت کا شکار بنا سکتی ہے۔ ہمارے ملک میں مریضانہ کیفیت کے دو اہم اسباب شدید نفسی انفکشن اور اسہال ہیں۔

شرح اموات (Mortality Rate): لفظ 'morality' (اموات) 'mortal' اخذ کیا گیا ہے جو کہ لیٹن لفظ Mors (بمعنی موت) سے لیا گیا ہے۔ یہ فی 1,000 لوگوں پر اموات کی سالانہ تعداد (چاہے بیماریوں سے ہو یا عام اموات) یہ شرح مریضانہ کیفیت سے الگ ہے جو آبادی میں لوگوں کی کل تعداد کے مقابلے میں لوگوں کی تعداد کی دلالت کرتی ہے۔ جن کو بیماری ہو۔

ایم۔ آر۔ ٹی۔ پی۔ ایکٹ (MRTP Act): ایک ایکٹ (Monopolies Restrictive Trade Practices Act) جو کہ اجارہ دارانہ عمل کو روکنے اور فرموں کے ان عمل یا کاروباری عمل منضبط کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہے جو مفاد عامہ میں نہ ہو۔

کثیر جہتی تجارتی معاہدے (Multilateral Trade Agreement): کسی ملک کے ذریعہ اشیاء اور خدمات کے مبادلے کے لیے دو ملکوں سے زیادہ کے ساتھ تجارتی معاہدے۔

قوی پیداوار آمدنی (National Income): کسی ملک میں پیدا کی جانے والی اشیاء اور خدمات کی کل قدر بمع بیرون ممالک سے حاصل آمدنی۔

نئی اقتصادی پالیسی (New Economic Policy): وہ اصطلاح جو 1991 سے ہندوستان میں اپنائی جانے والی پالیسیوں کو بیان کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

نا قابل تجدید وسائل (Non-renewable Resources): وہ وسائل جن کی تجدید نہیں کی جاسکتی۔ یہ محدود ہوتے ہیں خواہ کتنا ہی بڑا ذخیرہ کیوں نہ ہو۔ رگازی ایندھن جیسے تیل اور کوئلہ اور معدنی وسائل، لوہا، جستہ، المونیم، یورینیم، اس کی مثالیں ہیں۔

غیر ٹریف بندشیں (Non-Tariff Barriers): ٹیکسوں کے علاوہ دیگر شکل میں حکومت کے ذریعہ درآمدات پر لگائی گئی سبھی

بندشیں۔ ان بندشوں میں درآمد کی جانے والی اشیاء کی مقدار اور معیار پر بندشیں خاص طور پر شامل ہیں۔

لاگت بدل (Opportunity cost) : اس کی تعریف کسی مخصوص قدر یا عمل کے سلسلے میں کی جاتی ہے۔ اور گزشتہ متبادل پسند یا عمل کی قدر کے مساوی ہوتی ہے۔

پنشن (Pension) : کسی ورکر کو ماہانہ ادائیگی جو کام سے سبکدوش ہو چکا ہو۔

فی کس آمدنی (Per-capita Income) : ایک مخصوص مدت میں کسی ملک کی آبادی کے ذریعہ تقسیم کی جانے والی کل قومی آمدنی۔

پرمت لائسنس راج (Permit License Raj) : وہ اصطلاح جو ہندوستان میں اشیاء اور خدمات کی پیداوار کے لیے کسی انٹرپرائز کو شروع کرنے، چلانے اور چالو حالت میں رکھنے کے لیے حکومت کے ذریعہ وضع کئے گئے اصول اور ضوابط کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

منصوبہ بندی کمیشن (Planning Commission) : حکومت ہند کے ذریعہ قائم تنظیم۔ یہ ملک کے تمام وسائل کا جائزہ لینے کے لیے ذمہ دار ہے، کم وسائل کو پورا کرنے اور وسائل کی افادیت کو زیادہ موثر اور متوازن بنانے اور ترجیحات مقرر کرنے کے لئے منصوبوں کو وضع کرتا ہے۔

خط غربی (Poverty Line) : کسی فرد کی مخصوص کم سے کم ضرورتوں پر فی کس اخراجات جس میں دیہی علاقوں میں 2,400 کیلوریوں اور شہری علاقوں میں 2,100 کیلوریوں کی غذائی خوراک کی کمی کا یومیہ اوسط شامل ہے۔

نجی سیکٹر ادارے (Private Sector Establishment) : وہ سبھی ادارے جن کی ملکیت افراد یا افراد کے گروپ کی ہوتی ہے جنہیں وہ خود چلاتے ہیں۔

پیداواریت (Productivity) : درآمدیوں کے استعمال کی فی اکائی پیداوار۔ اصل یا لیبر کی طرف سے کارکردگی میں اضافے سے پیداواریت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس اصطلاح کا عام استعمال لیبر مداخل میں پیداواریت کے اضافے کو ظاہر کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

پروویڈنٹ فنڈ (Provident Fund) : وہ بچت فنڈ جس میں آجر اور ملازم، ملازم کے مفاد میں پابندی کے ساتھ مالی اشتراک کرتے ہیں۔ اسے حکومت کے ذریعہ قائم رکھا جاتا ہے۔ اور ملازم کو تب دیا جاتا ہے جب وہ استعفیٰ دیتا ہے یا کام سے سبکدوش ہوتا ہے۔

پبلک سیکٹر ادارے (Public Sector Enterprises) : وہ سبھی ادارے جن کی ملکیت اور انتظام حکومت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ ان کا نظم و نسق یا تو مقامی حکومت یا ریاستی حکومت یا مرکزی حکومت کے ذریعہ آزادانہ یا مشترکہ طور پر کیا جاتا ہے۔

مقداری بندشیں (Quantitative Restrictions) : ادائیگیوں کے توازن (BOP) کو کم کرنے اور گھریلو صنعت کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے کل مقداروں کی شکل میں یا کوٹا لگو کرنے کے ذریعہ درآمدات پر بندشیں لگائی جانے والی بندشیں۔

باضابطہ تنخواہ یافتہ/اجرتی ملازم (Regular Salaried Wage Employee): وہ افراد جو دوسروں کے کھیت یا غیر کاشتکاری کروباری ادارے میں کام کرتے ہیں بدلے میں باقاعدہ بنیاد پر تنخواہ یا اجرت حاصل کرتے ہیں۔ (یعنی یومیہ یا معیادی قابل تجدید معاہدہ کی بنیاد پر ہیں)۔ ان میں نہ صرف وہ افراد شامل ہیں جو وقت کے لحاظ سے اجرت حاصل کرتے بلکہ وہ افراد بھی شامل ہیں جو کام کی اجرت یا تنخواہ حاصل کر رہے ہیں اور وہ نوآموز بھی (Paid apprentices) بھی اس میں شامل ہے خواہ کل وقتی ہو یا جزوقتی ہو اور جنہیں پیسہ دیا جاتا ہو۔

قابل تجدید وسائل (Renewable Resource): وسائل جن کی قدرتی عمل کے ذریعہ تجدید کی جاسکتی ہے بشرطیکہ انہیں دانش مندی کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ جنگلات، حیوانات، مچھلیاں اگر ان کو ضرورت سے زائد استعمال نہ کیا جائے۔ پانی بھی اسی زمرے میں ہے۔

سارک (SAARC): ساوتھ ایشین ایسوسی ایشن فار ریجنل کوآپریشن: جنوبی ایشیا کے آٹھ ملکوں کی بنگلہ دیش، بھوٹان، ہندوستان، مالدیپ، نیپال، پاکستان، سری لنکا، افغانستان کی ایک ایسوسی ایشن ہے سارک جنوبی ایشیا کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے جس سے وہ دوستانہ اعتماد اور سمجھ کے جذبے کے ساتھ مل جل کر کام کریں۔ اس کا مقصد ممبر ممالک میں معاشی اور سماجی ترقی کی عمل کی رفتار بڑھانا ہے۔

خود روزگار (Self-Employed): وہ لوگ جو خود اپنے کاشتکاری یا غیر کاشتکاری ادارے کا انتظام و انصرام کرتے ہیں یا کسی ایسے پیشے یا تجارت میں مشغول ہوتے ہیں جس میں ایک یا چند پارٹنر (شریک کار) ہوتے ہیں۔ انہیں یہ فیصلہ کرنے کی آزادی ہوتی ہے کہ وہ کیسے، کہاں اور کب اشیا کو تیار کریں اور فروخت کریں یا اپنے عمل کو انجام دیں۔ ان کی کمائی کا تعین پوری طرح یا زیادہ تر ان کے کاروباری ادارے سے ہونے والی فروخت یا منافع کے ذریعہ ہوتا ہے۔

سماجی تحفظ (Social Security): اقدامات یا تدابیر کا حکومتی یا نجی طور پر قائم نظام جو بزرگ، معذور، مفلسوں، بیواؤں اور بچوں کے لئے مادی تحفظ کو یقینی بناتا ہے۔ اس میں پنشن، گریجویٹ، پروڈنٹ فنڈ، مادری فوائد، صحت کی دیکھ بھال وغیرہ شامل ہے۔

خصوص معاشی زون (SEZ) Special Economic Zones): یہ ایک جغرافیائی خطہ ہے جس میں ملک کے مثالی قوانین سے مختلف معاشی قوانین ہیں۔ عام طور پر مقصد یہ ہوتا ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ کیا جائے۔ خصوص معاشی زون متعدد ممالک میں قائم کئے جا چکے ہیں جس میں عوامی جمہوریہ چین، ہندوستان، اُردُن، پولینڈ، قزاقستان، فلپین اور روس شامل ہیں۔

استحکام کیلئے اقدامات (Stabilisation Measures): ادائیگیوں کے توازن اور افراط کی زر کی اونچی شرح میں اتار چڑھاؤ کو کنٹرول کرنے کے لئے مالی اور زرعی اقدامات۔

ریاستی بجلی بورڈ (SEBs) State Electricity Board): یہ ریاستی انتظامیہ کا حصہ ہیں جو کہ مختلف ریاستوں میں بجلی بناتے ہیں، اور اس کی ترسیل و تقسیم کرتے ہیں۔

قانونی سیالیت تناسب (SLR): مرکزی بینک (ریزرو بینک آف انڈیا) کے ضوابط کے مطابق سیالیت شکل میں بینکوں کے ذریعہ برقرار رکھے جانے والے کلی جمع اور محفوظات کم سے کم تناسب نقد ریزرو تناسب کے علاوہ SLR قائم کرنا بینکوں کی ذمہ داری ہے۔

اسٹاک ایکسچینج (Stock Exchange): وہ بازار جس میں حکومتوں اور پبلک کمپنیوں کی سیکوریٹیوں کی تجارت ہوتی ہے۔ کمپنی اسٹاکوں اور دیگر سیکوریٹیوں کی تجارت کے لیے اسٹاک کے دلالوں (Stock brokers) کے لئے سہولیات فراہم کرتا ہے۔

اسٹاک بازار (Stock Market): وہ ادارہ جہاں اسٹاک اور شیروں کی تجارت ہوتی ہے۔

ساختی اصلاحی پالیسیاں (Structural Reform Policy): طویل مدتی اقدامات جیسے نرم کاری، ضابطہ بندی بھٹانے اور نجی کاری کا مقصد معیشت کی کارکردگی اور مسابقت کو بہتر بنانا ہے۔

ٹیرف (Tariff): درآمدات پر ٹیکس جو یا تو مادی اکائیوں مثالوں فی ٹن (مخصوص) یا قدر پر عائد کیے جاسکتے ہیں۔ ٹیرف مختلف اسباب کی بنا پر لگائے جاسکتے ہیں۔ حکومتی آمدنی کو بڑھانا، مالی اعانت یا کم اجرتی برآمدات، گھریلو صنعت کا تحفظ، گھریلو روزگار کو بڑھانا یا ادائیگیوں کے توازن کے پر خسارے سے نجات دلانے کے لئے آمدنی بڑھانے کے علاوہ ٹیرف تجارت کا حجم کم کرتے ہیں صارفین کیلئے درآمد شدہ شے کی قیمت میں اضافہ کرتے ہیں۔ تاہم برطانیہ نے ٹیرف پالیسی صرف اپنے ملک میں ہی استعمال کی تھی۔

ٹیرف رکاوٹیں (Tariff Barriers): ٹیکسوں کی شکل میں حکومت کے ذریعہ درآمدات پر عائد سبھی پابندیاں۔

ٹریڈ یونین (Trade Union): ورکرز کی وہ تنظیم جس کی تشکیل اجرتوں، فوائد اور کام کے حالات و شرائط کے لحاظ سے اس کے ممبران کے مفادات کی حفاظت کی غرض سے تشکیل دی جاتی ہے۔

بے روزگاری (Unemployment): وہ صورتحال جس میں وہ لوگ بھی جو کام کے فقدان کی بنا پر یا تو روزگار دفتر (Employment exchanges)، ثالثوں، دوستوں یا رشتے داروں کے ذریعہ کام کی تلاش کر رہے ہیں یا متوقع آجروں کے درخواست دینے کے ذریعہ یا کام کے رائج شراکت اور معاوضے کے لیے اپنی خواہش یا دستیابی کا اظہار کرتے ہیں۔

شہر کاری (Urbanisation): شہری علاقے کی توسیع، یعنی شہری علاقوں (شہروں اور قصبوں) میں کل آبادی یا رقبہ میں توسیع یا وقت کے ساتھ ساتھ اس تناسب میں اضافہ، اس طرح یہ علاقہ کی کل آبادی کی نسبت شہری آبادی کی نمایندگی کر سکتی ہے یا وہ شرح جس پر شہری تناسب بڑھ رہا ہے۔ دونوں کو فی صد کی اصطلاح میں ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ تبدیلی کی شرح کو سالانہ، دہائیوں یا مردم شماریوں کے درمیان کی مدت کے فی صد کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔

ورکر آبادی تناسب (worker-Population Ratio): ورکرز کی کل تعداد جسے آبادی کے ذریعہ تقسیم کیا جائے۔ اسے فیصد میں ظاہر کیا جاتا ہے۔